السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

فتح پور سے ابو بکر صدیق دریافت کرتے ہیں کہ ایک آدمی کسی لڑکی سے صرف نکاح ہوا اس نے قبل از رخصتی اسے طلاق دے دی تحریر میں یہ بھی لکھا کہ آئندہ ہمارا آپ سے اور تمہارا ہم سے کوئی تعلق نہ ہے اب وہ صلح کرنا چاہتے ہیں جبکہ طلاق کو چھ ماہ گزر چکے ہیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح رہے کہ میاں بیوی کے ازدواجی تعلقات ختم ہونے پر صرف دو صورتیں ایسی ہیں کہ وہ عام حالات میں دوبارہ اکھٹے نہیں ہوسکتے۔

1۔ خاوند زندگی میں وقفہ وقفہ بعد تین طلاقیں دے ڈالے۔ ایسی صورت میں مطلقہ عورت سابقہ خاوند کے لئے حرام ہوجاتی ہے۔ البتہ تحلیل شرعی کے بعد اکھٹا ہونے کی گنجائش ہے۔ (مروجہ حلالہ اس سے مراد نہیں کیونکہ یہ باعث لعنت ہے)

2۔ لعان کے بعد میاں بیوی کے درمیان جو جدائی عمل میں آتی ہے۔ اس کی وجہ سے وہ آئندہ اکھٹے نہیں ہوسکتے۔ کسی صورت میں ان کا باہمی نکاح نہیں ہوسکتا۔

ان دو صورتوں کے علاوہ اور کوئی ایسی صورت نہیں ہے کہ دائرہ اسلام میں رہتے ہوئے ازدواجی تعلقات ختم ہونے پر دوبارہ میاں بیوی کا آپس میں نکاح نہ ہوسکتا ہو۔ صورت مسئولہ میں چونکہ نکاح کے بعد قبل از رخصتی طلاق ہوئی ہے۔ لہذا ایسی صورت میں عدت وغیرہ نہیں ہوتی۔ طلاق ملتے ہی نکاح ختم ہوجاتا ہے۔ آئندہ جب بھی حالات سازگار ہوجائیں تو شرعی نکاح کرنے کے بعد میاں بیوی کے طور پر زندگی گزارنے میں شرعاً قباحت نہیں ہے۔ اس نئے نکاح کے لئے چار چیزوں کا ہونا ضروری ہے۔

1۔ عورت کی رضامندی

2۔ سرپرست کی اجازت

3۔ حق مہر کا تعین

4۔ گواہوں کی موجودگی۔ واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاحزاب آیت نمبر 49 میں اس قسم کی طلاق کا ذکر فرمایا ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:362